ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ... یوم ... ربیع الاول ۲۴ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلہ جدیدہ جلد ۲ | سلسلہ قدیمہ جلد ۵

مرچگر ہم بانو گرانی چہاو. قادیان ہستی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ [illegible]

معاونین درجہ اول جنکو تمام عمر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } [illegible]

معاونین درجہ دوم جنکو [illegible] جاری کرانیکا حق حاصل ہے } [illegible]

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی [illegible] عام قیمت بالعدسہ [illegible] فی پرچہ [illegible] اجراء کے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب [illegible] لی جاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے [illegible] آنا چاہئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینجر

لوکل [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه ۔ سہ بار ۔ رب اني ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

یکم ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ - اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا - کہ زندہ ہو گئے ہیں -

فرمایا - اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے - جس سے دین اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے -

۲۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا -

"اِشْفِنِی مِنْ لَدُنْکَ وَارْحَمْنِی"

ترجمہ - مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر -

فرمایا - چند روز ہوئے کہ کشفی نظر سے ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا -

"وَیْلٌ لَّھٰذِہِ الْاِمْرَاۃِ وَبَعْلِھَا"

ترجمہ - اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی -
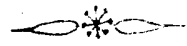
اخبار قادیان

شیخ ضیاء اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ سرکاری مانسہرہ قادیان پہنچ گئے ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں سیکنڈ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول مقرر کئے گئے ہیں - شیخ صاحب ایک لائق اور تجربہ کار ممبر صیغہ تعلیم کے ہیں - کئی جگہ انہی کے حسن انتظام سے نئے مدارس قائم ہوئے اور جہاں کہیں وہ رہے - ان کے انتظام اور تعلیم پر افسر اور ماتحت اور طلباء ہمیشہ خوش رہے - امید ہے کہ ماسٹر صاحب کے یہاں آنے سے مدرسہ کی حالت انتظامی اور تعلیمی میں نمایاں ترقی ہوگی -

کتاب لغات القرآن - مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب شائع ہو گئی ہے - گذشتہ اخبار میں اس پر مفصل ریویو کیا جا چکا ہے - احباب کو چاہئے کہ اس کتاب کو جلد خرید کر کے فائدہ حاصل کریں - قیمت صرف عہ حصہ اول ہے - جو شائع ہو چکا ہے -

اس ہفتہ میں شیر محمد صاحب بی - اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مشیر مال بہاول پور سے - حکیم محمد دین صاحب - میاں نواب خاں صاحب - فضل دین صاحب گوجرانوالہ سے - مخدوم محمد صدیق صاحب احمدی والہ - حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - حکیم نور محمد صاحب لاہور - وکیل عظیم اللہ صاحب حیدر آباد دکن سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے -

ڈائری

القول الطیب

۲۶ - اپریل ۱۹۰۶ء فرمایا - یہ دن ایسے ہیں کہ گویا آسمان کی زمین کے ساتھ کشتی ہے - بالکل غیر معمولی دن ہیں اور غیر معمولی واقعات ہر طرف سے پیش آ رہے ہیں اور اپنے غیر معمولی ہونے میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں - کہیں زلازل ہیں - کہیں طوفان آ رہے ہیں کہیں لڑائیوں میں مخلوق ماری جاتی ہے - کہیں طوفان سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں - کہیں آگ لگ رہی ہے - مگر افسوس کہ لوگ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر اپنی غفلت میں حسب معمول سوئے ہوئے ہیں اور کچھ فکر نہیں کرتے -

خداتعالیٰ کا منشاء اور ہے اور لوگوں کے ارادے کچھ اور ہیں راستباز اطاعت اور اعمال سے پہچانا جاتا ہے جس صورت میں ہم ان لوگوں کے سامنے نشان پیش کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث کے نصوص دکھاتے ہیں اور پھر وہ انکار کرتے ہیں - تو وہ لوگ راستباز نہیں کہلا سکتے - خدا کو کیا پرواہ ہے - کہ یہ لوگ تعداد میں زیادہ ہیں - اللہ تعالیٰ کثرت اور تعداد کے رعب میں نہیں آتا - قلیلٌ من عبادیَ الشکور - دیکھو حضرت نوح کے وقت کس قدر مخلوق غرق آب ہوئی - اور ان کے بالمقابل جو لوگ بچ گئے - ان کی تعداد کس قدر تھی -

فرمایا - پیرزادگی کا مرض دق اور سل سے بدتر ہے کیونکہ ان میں رعونت اور تکبر کا مادہ ہوتا ہے - اور خواہ مخواہ ایک عظمت اپنی دکھلاتے ہیں اور فقیری کا دم مارتے رہتے ہیں -

۱۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے مانگے ہوئے معجزات ان کو دکھلائے جائیں یہ درست نہیں - اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں جس حد تک خداتعالیٰ کا قانون قدرت تشفی دینے کا ہے اگر اس حد تک تشفی نہ ہو جائے تو پھر وہ خدا کے لائق انسان ہو جاتا ہے -

فرمایا - خداتعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا - باقی جو لوگ اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں - وہ راستباز نہیں ٹھہر سکتے -

فرمایا - دینی عقل اور ہے اور دنیوی عقل اور ہے جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعوےٰ نہیں کر سکتے - کہ ان کو ساتھ ہی دینی عقل بھی حاصل ہو گئی ہے - بلکہ دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے -

خداتعالیٰ نے فرمایا ہے - لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ جس قدر پاکیزگی بڑھتی ہے - اسی قدر معرفت بھی بڑھتی جاتی ہے

۱۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - خداتعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے - جیسا کہ کوہ طور پر تجلیات الہیہ کا نشان دکھایا گیا تھا - ایسا ہی اب بھی دکھایا جائے گا - جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا - وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں - کہ تو بھی ایک رسول ہے - جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا بجز طوری مشاہدات کے اب دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے -

امرتسری اخبار

اہل حدیث کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ نے اپنے دہلوی خریدار حافظ محمد فاروق صاحب کے ایک معقول استفسار کے جواب میں جو جواب لکھا ہے وہ ناظرین بدر کی دلچسپی کے لئے بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب ثناء اللہ اپنے اور ہمارے طریق اندراج کو غور سے دیکھیں گے۔

سوال نمبر ۴۴ - عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت، جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو ان کا پیغمبری کا درجہ رہے گا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہوں گے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توامت ہوئے۔ پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا۔ تو خاتم النبین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام دشک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی - خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴ - قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا - یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ بتلا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے۔ جیسے کہ سر سید احمد خان اور ان کے فیضیاب مرزا صاحب قادیان کہتے ہیں۔ اسی لئے عزیزا حکیما۔ کا لفظ لگایا گیا ہے ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس استبعاد کے رفع کرنے کو عزیزا حکیما کیوں فرمایا پس حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قرب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت کی تابعداری کریں گے جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود اس کے نبی تھے۔ وَجَعَلْنَا اَخَاهُ هَارُوْنَ نَبِيًّا۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی یہ تو ناواقفوں کے خیالات ہیں کیا جتنے نبی آئے ہیں وہ سب اپنی اپنی کتاب اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ بھی نبوت سابقہ کے اعتبار سے نبی تھے۔ مگر بوقت نزول امتی ہوں گے اور قیامت کو بھی نبی ہوں گے اور امت محمدیہ کا بھی فخر ان کو حاصل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ (اہلحدیث)

اب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ہی بتائیں کہ آپ کے اس جواب سے استفسار کنندہ کی کیا اور کس طرح تسلی ہوئی ہوگی۔ یوں تو اس جواب میں حسب معمول مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے حضرت مسیح کے صعود جسمی کو اپنے زعم میں ثابت کر دیا ہے مگر اس فرضی صعود پر جو اعتراض وارد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس خیالی رفع پر آپ اڑے ہوئے ہیں اس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر بھی ہے یا محض ضد اور تعصب سے ہی کام لیا جا رہا ہے اور نہیں تو کم از کم اتنا ہی سوچا ہوتا کہ قرآن مجید میں یہ معاملہ کون سی بنا پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ بنا آیا جسمی رفع کو چاہتی ہے یا روحانی کو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے دعوئے علمی پر اس وقت بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب آپ کے اس استدلال کو پڑھتا ہوں کہ وہ یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے،، گویا آپ کے نزدیک اگر آسمان پر بچا لینے کی بجائے زمین پر رکھا جائے۔ تو نعوذ باللہ خدا غالب اور حکمت والا نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ ہمارا تو اس بات پر قوی ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خواہ آسمان ہو۔ خواہ زمین ہر ایک جگہ پر یکساں متسلط و متصرف ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کے رو سے تو خدا کا غالب اور حکمت والا ہونا جلدی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ کہ خدا بڑا ہی غالب اور زبردست ہے۔ کہ باوجود تمام دشمنوں کے موجود ہونے کے بھی اس نے اپنے پاک نبی کو بچا لیا۔ مگر آپ کے محدود عقیدہ پر تو ایک سچے معترض کو اس اعتراض کا موقع ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو یہودیوں کو کیوں نہ معذور سمجھا جائے باقی رہا۔ ”خلاف قانون قدرت،، سو آپ کا یہ بے معنی استدلال بھی غلط اور بے محل ہے۔

بھلا قانون قدرت کا یہاں ذکر و تعلق کیا۔
ذرا کچھ سوچ کر لکھنا میرے دوست ثناء اللہ

تعجب ہے کہ حضرت نوح کو طوفان عالمگیر سے بچانے کیواسطے زمین پر اسباب مہیا ہو گئے۔ حضرت موسیٰ کو فرعون کے لشکر سے محفوظ رکھنے کے واسطے زمین پر جگہ مل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ہجرت قاتلوں کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے زمین پر ہی طیاری ہو گئی۔ لیکن مسیح یسوع کے وقت میں زمین پر کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ وہ بچ سکتے اور بالآخر انہیں آسمان کی طرف ہی کھینچنا پڑا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

دیگر آپ کے اس جواب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاحب کتاب نہیں مانتے حالانکہ آپ کے مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح پر جو کتاب اتری تھی اس کا نام انجیل تھا۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اس صریح غلطی کا اقرار کریں گے اور اسی ضمن میں ہم آپ کے اس عقیدہ کو بھی وضاحت سے سننا چاہتے ہیں کہ جس حالت میں حسب آیت ولو شئنا لرفعناہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھواہ - غیر صالح کا رفع ناممکن ہے تو پھر آپ جس آیت یا حدیث کے رو سے غیر صالح انسان کا رفع مانتے ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں بھی اطلاع دیں۔

سوم - چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسرائیلی مسیح کا دوبارہ آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ابھی ہر ایک اہل کتاب کا اس پر ایمان لانا مقدر ہے۔ اس لئے میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ اپنے اخبار اہل حدیث کے ذریعے آیات۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ - واذ تاذن ربک لیبعثن علیہم الی یوم القیامۃ من یسومہم سوء العذاب کی تطبیق سے مطلع فرماویں

الراقم
خاکسار محمد حسین - مسافر احمدی

نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج

اگرچہ یہ عاجز کئی سال سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ادنیٰ غلاموں کے زمرہ میں شامل ہونے کا فخر رکھتا ہے مگر جنوری سنہ ۰۶ء کی شروع تاریخوں میں جب یہ عاجز اور اخویم نظام الدین صاحب دونوں دار الامان حاضر ہو کر اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے بعد واپس نجیب آباد آئے تو خاص طور سے نجیب آباد کے اکثر کند ذہن لوگوں نے ہم دونوں احمدیوں کی مخالفت اور خدا کی پاک اور ناجی جماعت کی تردید میں اہتمام کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اول المخالفین جناب احمد اللہ خان صاحب اور اس عاجز کے درمیان جو جو رسل و رسائل ہوئے۔ اس سے ناظرین الحکم بخوبی واقف ہیں جناب احمد اللہ خان صاحب اور ان کے گروہ کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نجیب آباد والوں میں سے چند مستعد اور نیک روحیں حق کی جانب اور کھچ آئیں اخویم ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب و اخویم منشی عبد العلیم خان صاحب وغیرہ کی وجہ سے ہماری قلیل مگر مستعد جماعت یہاں کے جبہ پوش واعظین کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگی اور اب انہوں نے مسجدوں میں سلسلہ حقہ کی مخالفت میں وعظ بیان کرنے شروع کر دیئے مگر وہ یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے ہرگز ہرگز خدا کی روشن کی ہوئی مشعل کو گل نہ کر سکیں گے واللہ متم نورہ - کا نظارہ ایک دن دنیا دیکھے گی اور ضرور دیکھیگی بلکہ دیکھ رہی ہے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اخلاق اس قدر بگاڑ لئے ہیں کہ یہودیوں کے علماء شاید ہی

نمایاں ترقی سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض بے پڑھے لکھے آدمیوں کو چھیڑنا اور اپنی مولویت دکھانا۔ ہر اعتراض کو ہنسی میں اڑانا یا اعتراض سن کر خواہ مخواہ ناک بھوں چڑھانا اور غصہ دکھانا ان لوگوں نے اپنا وطیرہ قائم کر رکھا ہے۔ جبہ پوش مولویوں کے معتقدین اور ہمارے مخالفین عام لوگ اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی بیچارے احمدی کو ایسی جگہ دیکھیں کہ جہاں ان کے کوئی خود پرست مولوی بھی کہیں قریب ہی موجود ہوں۔ بس پھر کیا تھا اس بیچارے احمدی کو مولوی صاحب کی خدمت میں فوراً ہی پیش کر کے اور سب مل کر پھبتیاں اڑا کر اور ایک نیک مسلمان کا اپنے رندانہ الفاظ سے دل دکھا کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں قادیانی کا خوب مذاق اڑایا۔ افسوس یہ لوگ ٹھٹھا کرنے والوں کے انجام پر غور نہیں کرتے جن سے کہا جائے گا۔ ذالکم بانکم اتخذتم اٰیٰت اللہ ھزوا وغرتکم الحیوۃ الدنیا فالیوم لا یخرجون منہا ولا ھم یستعتبون۔ اگرچہ آج کل ہم لوگوں کو مباحثے کرنے اور لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا خود اپنی قہری تجلیوں سے اس سلسلہ کی حقانیت ثابت کرنے والا ہے مگر اس وقت چند عزیز بھائیوں کے ارشاد اور چند ناقابل برداشت روایتوں کے سننے کی وجہ سے میں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ پڑھ کر بذریعہ اخبار بدر یہ چیلنج سب نجیب آبادی مولویوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں (کسی خاص مولوی کو مخاطب نہیں بناتا۔ جس مولوی کا جی چاہے) کہ آپ لوگوں سے تقریری مباحثہ میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کو کانوا بہ یستھزءون کا مصداق پاتا ہوں۔ لہٰذا تقریری مباحثہ میں سوائے تضیع اوقات اور بدمزگی کے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ہاں تحریری مباحثہ کے لئے میں بالکل مستعد و تیار ہوں اگر کچھ غیرت و حمیت کا مادہ اور دین کی حمایت کا جوش ہے تو آؤ اور حیات و وفات عیسیٰؑ اور اس کے بعد دوسرے مسائل کے متعلق تحریری مباحثہ کر لو۔ نہیں تو اپنی کم لیاقتی کو چھپائے ہوئے خاموش بیٹھے رہو اور خفیف الحرکاتی سے باز رہو اور یاد رکھو کہ اگر ناخنوں تک کا بھی زور لگا دوگے۔ تو حق کے طالبوں کو حق کی جانب سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا سکو گے۔ بعض مولوی صاحبان یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارا مد مقابل نہیں۔ قادیان سے مرزا صاحبؑ کو بلاؤ تو ان سے مباحثہ کریں گے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا فرمانے کے وقت ان کو اپنے موٹے جسم سے بھی زیادہ موٹے نفس کی پیروی چھوڑ کر خدا و رسول کی مرضی کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ باقی اگر ضرورت ہوئی تو ایسا کہنے والے حضرات کی وجاہت اور پایۂ لیاقت و مبلغ علم کی قلعی بھی کھول دی جائے گی۔ اگر عدل اور انصاف سے کام لیا جاوے۔ تو جماعت کا ایک بے پڑھا لکھا آدمی ان مولویوں کے معتقدات کی غلطیاں ان پر ظاہر کر کے ساکت کر سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ولقد مکنٰہم فیما ان مکنّٰکم فیہ وجعلنا لہم سمعا و ابصارا وافئدۃ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء اذ کانوا یجحدون بایٰت اللہ وحاق بہم ما کانوا بہ یستھزءون۔

الراقم

اکبر شاہ خان۔ احمدی۔ نجیب آباد

ڈاک ولائت

پروفیسر جے ایس لولینڈ صاحب نے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں جو شہر شکاگو واقعہ ملک امریکہ سے نکلتا ہے عیسائیت پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سے چند سطور بطور نمونہ اس جگہ ترجمہ کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جس ملک سے ہمارے مشنری بہادر ہم کو عیسائی بنانے آتے ہیں ان کے اپنے ملک میں تعلیم یافتہ گروہ کا عیسوی دین کے متعلق کیا خیال ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ ”بائبل ایک تاریخی قصہ ہے جس میں کچھ جھوٹے فسانے بھی درج ہیں۔ کچھ اخلاقی اصول بھی ہیں اور کچھ مذہبی باتیں ہیں اور بعض باتیں اس میں عمدہ ہیں لیکن افسوس ہے کہ انہیں عمدہ کو عیسائی لوگ نہیں مانتے۔ مثلاً بائبل کے بنیادی تمدنی قوانین میں سے ایک یہ ہے۔ کہ سود خواری حرام ہے اور بیاج لینے والا گناہ گار ہے۔ شریعت کے اس حکم کی مخالفت تمام عیسائی اور یہودی کرتے ہیں۔ مسیح کے زمانہ کے بعد بھی کچھ عرصہ تک عیسائی لوگ اس حکم کے پابند رہے تھے اور وہ سود کھانے کی عادت نہ رکھتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ انہوں نے سود خواری کو جائز اور حلال کر لیا۔“

اسی مذکورۃ الصدر اخبار میں آر۔ اے ڈیگ صاحب ساکن شہر الامیڈا واقعہ ریاست کیلیفورنیا تحریر فرماتے ہیں ”بہت غور اور فکر اور تاریخ حال اور گذشتہ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔ کہ موجودہ عیسویت بالکل جہالت اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ یسوع ایک غریب انسان تھا۔ غریبوں کے ساتھ رہتا تھا۔ امیر اگر کوئی اس کے پاس آنا بھی چاہتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ جا اپنا تمام مال و متاع فروخت کر ڈال پھر میرے پاس آ۔ وہ کسی رسم کا پابند نہ تھا۔ اس نے کبھی ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا کہ آدم نے گناہ گار ہو کر سب کو گناہ گار کر دیا ہے برخلاف اس کے آج کل کے عیسائی امیرانہ اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور رات دن روپیہ ٹٹولنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اگر آج یسوع دنیا میں آوے تو وہ ہرگز ان کے گرجوں میں جانا پسند نہ کرے گا اور ہرگز تسلیم نہ کرے گا کہ ان میں سے کوئی بھی عیسائی ہے۔“

ایک صاحب جو اپنا نام ایل۔ کے۔ ڈبل یو۔ لکھتے ہیں امریکہ کے شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں تیس سال سے اس حیرانی میں پڑا ہوا ہوں کہ کس طرح بعض لوگ جو بظاہر سر میں دماغ اور عقل رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ بائبل فی الواقعہ کوئی قابل اعتبار کتاب ہے؟ اگر کسی قابل افسوس سبب سے یہ بیہودگی قوم میں داخل ہو گئی ہے تو ہرگز مناسب نہ ہوگا کہ اس عقل اور روشنی کے زمانہ میں اس کو اپنے درمیان موجود اور قائم رہنے کی اجازت دی جائے۔ میرے نزدیک دنیا میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہ ہوگا جو کہ معقول طور پر یہ ثابت کر سکے کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ اس زمین پر کبھی کسی خدا نے جنم نہیں لیا اور نہ کبھی خدا پر موت وارد ہوئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ اس قسم کی کتابوں کو جن میں خدا کے تولد اور مرجانے کے قصے درج ہیں اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے یا حقہ نوش صاحبان کو آگ جلانے کے واسطے دے دی جاویں۔ دنیا میں کوئی کتاب بائبل سے بڑھ کر جھوٹی احمقانہ اور خراب نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب گرجوں میں رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں بعض عبارتیں ایسی ناپاک ہیں کہ کسی مہذب مجلس میں ان کا پڑھنا جائے شرم ہے۔ عیسوی کلیسیا کو شرم کرنی چاہیئے کہ وہ کس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دنیا کے سامنے نمودار ہوئی ہے“

ملک بلجیم کے شہر برسلز کے اخبار لاپینسی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بائبل کے جھوٹے اور ناقابل اعتبار ہونے کے واسطے کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں۔ اس مطلب کے حصول کے واسطے صرف بائبل کا پڑھنا ہی کافی ہے۔

جہاں اس قسم کے مضامین لکھے جا رہے ہیں وہاں معلوم نہیں کہ بیچاری بائبل کا کیا حشر ہونے والا ہے۔

جان ریمزبرگ صاحب نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ امریکہ میں جتنے بڑے تاریخی آدمی گذرے ہیں جو اپنی عظمت اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے .. لحاظ سے تمام تاریخی آدمیوں سے بڑھ کر امریکہ میں قابل عزت مانے گئے ہیں اور وہ سب کے سب عیسوی مذہب کے مخالف تھے۔

ڈوئی۔ امریکہ کا مدعی نبوت بہ سبب فالج کے بار بار کے دوروں کے اپنے آباد کردہ شہر کو چھوڑ کر جزیرہ جمیکا میں چلا گیا ہے۔ وہاں اس نے بینک میں سے رفتہ رفتہ بہت سا روپیہ نکالنا شروع کیا تھا۔ مگر کارکنان بینک جو اس کے مرید ہیں۔ اس کی نیت بد کو دیکھ کر بگڑ کھڑے ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان

امریکہ کی زمین میں ہولناک اور تباہ کن زلزلہ

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو سان فرانسسکو واقعہ سوبجات متحدہ براعظم امریکہ شمالی میں نہایت خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کا عذاب نازل ہوا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ بستروں سے نکل کر بھاگے۔ بالخصوص شہر کے تجارتی حصہ پر سخت تباہی آئی ۱۸۔ اپریل تک جو تار کی خبریں آچکی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک سو آدمی مر چکا ہے اور ایک ہزار آدمی زخمی ہے۔ لیکن فوت شدوں کی پوری تعداد ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔ کیوں کہ لاشیں دبے ہوئے مکانات کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ یہ عذاب نہ صرف زلزلہ تک محدود رہا۔ بلکہ عین زلزلہ ہی کے صدمہ سے مکانات کو آگ لگ گئی۔ جو اب تک جل رہے ہیں اور جو مکانات زلزلہ سے بچ نکلے تھے وہ آگ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ ایک ہوٹل جس کی عمارت پانچ منزل تھی زمین کے ساتھ مل گئی اور اس کے نیچے پچھتر آدمی دب گئے اور ایک اور مکان کے نیچے اسّی آدمی دب گئے یہ زلزلہ تمام مغربی ریاستوں میں محسوس ہوا۔ اور خود زلزلہ کے متعلق تحقیقات کا محکمہ جو واشنگٹن میں تھا۔ نہایت زور سے دھکے دیا گیا اور ہلایا گیا۔

بعد میں ۱۹۔ اپریل کے تار سے معلوم ہوا کہ ایک ہزار آدمی مر چکے ہے اور تمام شہر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ محکمہ تار اور ڈاک خاک میں مل گیا ہے۔ اس واسطے خبریں جلد نہیں آسکتیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ قریباً بتیس ۳۲ کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ ایک لاکھ آدمی بے خان و مان پھر رہا ہے۔ نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے اور نہ رہنے کے واسطے کوئی جگہ ہے۔ سخت دھواں چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ تمام ہوٹل اور تھیٹر اور مشہور مکان زمین سے مل گئے ہیں۔ علاوہ اس کے شہر سینٹ روزا میں دو سو مر چکے ہیں اور دس ہزار بے سروسامان پھر رہے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشانات ہیں۔ جو کہ بہت زور کے ساتھ تمام دنیا کو ہلا رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں۔ کبھی امریکہ میں۔ کبھی ایشیا میں۔ اب تو کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا جس میں زلزلہ کی کوئی نہ کوئی خبر نہ سنی جائے۔ آخر زمین کو ہو کیا گیا ہے۔ کیا یہ غیر معمولی واقعات بغیر کسی محرک کے ہیں اور بغیر کسی ارادی ذات کے حکم کے سب کچھ اتفاقی رنگ میں ہی ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ دنیا سوچے اور غور کرے۔

ضروری اطلاع۔ براہین احمدیہ کی ہر چہار جلداب بفضل خدا دوبارہ چھپ چکی ہیں اور جلد ہی شائع ہو رہی ہیں۔ سب سے پہلے ایڈیشن کے بالکل مطابق ہے۔ ساتھ حضرت اقدسؑ کی سوانح ہے۔ احباب جلد درخواستیں دفتر بدر قادیان میں بھیجدیں

کاذب مسیح کا بد انجام

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں۔

ناظرین۔ گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ جموں کے باشندے چراغ دین کا جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا کیا انجام ہوا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی مخالفت میں کئی ایک ملاں اٹھے اور بعض نے ملہم ہونے کا بھی دعویٰ کیا مگر کسی نے ان میں سے اتنا بڑا دعوےٰ نہ کیا تھا جتنا کہ چراغدین جمونی نے کیا تھا۔ کیوں کہ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح ہوں اور مرزا صاحب مسیح نہیں ہیں اور میں رسول ہوں اور مرزا صاحب رسول نہیں ہیں یہ رسالت کا دعوےٰ بالمقابل حضرت اقدسؑ مرزا صاحب صرف اسی ایک شخص نے کیا اور طاعون کے عذاب کے ساتھ ایسی جلد اس کی ہلاکت ہوئی کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب مخالف مولوی صاحبان کیا کہ سکیں گے۔ اور اس عظیم الشان نشان کو کس طرح سے جھٹلا سکیں گے۔ یہ نشان ایسا صاف اور کھلا اور روشن ہے کہ اگر اس کا بھی انکار کیا جائے۔ تو پھر انبیاء سابقہ کا کوئی نشان بھی ماننے کے قابل نہیں رہتا۔ چراغدین کی عمر کوئی بڑی نہ تھی وہ کوئی دائم المریض نہ تھا۔ مگر ناگہانی اس پر ایک عذاب وارد ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے مخالفین پر وارد ہوا کرتا ہے۔ کاش کوئی عبرت پکڑنے والا اس قصہ سے عبرت پکڑے اور اپنے آپ کو جہنم میں گرنے سے بچاوے۔

خدا تعالیٰ اپنے صادق بندے کی تائید میں اس قدر نشانات دکھا رہا ہے۔ کہ مخالفین معاند بدخواہ کے واسطے بجز توبہ کرنے اور یا ڈوب کر مر جانے اور خودکشی کر کے داخل جہنم ہونے کے اور کوئی تیسری بات باقی نہیں ہے۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس سینیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

درخواستیں آویں۔ بنام سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک تحریک

مولوی محمد امین صاحب واتہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک اکٹھا پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جاوے اور احباب جو درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جاوے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ مینجر

غریب کی کون مدد کرتا ہے؟

وہی جسے خدا توفیق دے۔

ہمارے پاس بہت سی ایسی درخواستیں دفتر میں موجود ہیں جو غریب احمدیوں نے مفت اخبار طلب کرنے کے لئے ارسال کی ہیں۔ لیکن چونکہ دفتر میں سردست اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ اپنی گرہ سے مفت اخبار ارسال کرے۔ اس واسطے وہ درخواستیں بغیر تعمیل کے پڑی ہیں۔ ہاں اگر ذی استطاعت احمدی اپنے غریب احمدیوں کی مدد میں بہت سا حصہ لیں تو کارخانہ بھی کچھ رعایت ہو کر ان کے نام بدر جاری ہو سکتا ہے اور ان کو اور ان کے ذریعہ دیگر بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو کر اس کام میں تمام مدد کرنے والوں کو ثواب ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آبادی نے ایسے دو غرباء کے نام بدر جاری کرنے کے لئے مبلغ للعہ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اس کار خیر کی تقلید میں اور بھی بہت سے صاحب توفیق لوگ حوصلہ سے کام لیں اور غرباء کو فائدہ پہنچائیں۔ والسلام

خاکسار
محمد نصیب۔ احمدی۔

عربی اخبارات سے

سلطنت برطانیہ کا جائزہ۔ سلطنت برطانیہ کی پیمائش اور مردم شماری کے نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۱ء میں سلطنت کا رقبہ ۵۰ لاکھ میل مربع سے تجاوز نہ کرتا تھا۔ ۱۸۶۱ء اور ۱۸۷۱ء کے مابین اس رقبہ میں جو زیادتی ہوئی اس کا حال تو معلوم نہیں۔ البتہ ۱۸۸۱ء کے بعد ہندوستان اور افریقہ کے اندر رقبہ ترقی کر گیا اور اب نو آبادی وغیرہ کو شامل کر کے اس کا رقبہ (۱۱۹۰۳۰۷۸) میل مربع تک پہونچ گیا ہے گویا ۴۰ سال کے اندر اس رقبہ میں چالیس فیصدی کی بیشی ہوئی اور جب اس کا روئے زمین کی کل خشکی سے مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے یہ اس کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے سلطنت کے باشندوں کی تعداد ۱۸۶۱ء میں پچیس کروڑ نوے لاکھ تھی جو ۱۹۰۱ء میں چالیس کروڑ تک پہنچ گئی یہ بیشی کثرت پیدائش یا بمقابلہ اموات کے موالید کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زیادہ تر اس کا سبب یہ ہے کہ انگلستان کے قبضہ نئے ملک بہت داخل ہوئے اس میں شک نہیں کہ تعداد موالید بہ نسبت تعداد اموات کے زیادہ رہی۔ مگر چند سال سے اس میں کمی آگئی ہے اور یہ کمی سلطنت برطانیہ پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ جملہ سلطنتوں کو عام ہے اس کے بعد رپورٹ میں مختلف مذاہب کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی تعداد تین کروڑ

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماویں

- تفسیر سورہ جمعہ ۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۔ ۴/
- اعجاز احمدی ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ۱/
- تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔ ۴/
- اعلام الناس ۔ " " " ۔ ۳/
- سواء السبیل ۔ " " " ۔ ۱/
- کشف الالتباس ۔ " " " ۔ ۰/
- ایقاظ النائمین ۔ " " " ۔ ۰/
- موعظہ حسنہ ۔ " " " ۔ ۰/
- صیانۃ الناس ۔ " " " ۔ ۱/
- سر الشہادتین ۔ " " " ۔ ۱/
- الفرقان ۔ " " " ۔ ۲/
- عاقبۃ المکذبین ۔ " " " ۔ ۱/
- مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ ۴/
- قول الصحیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۔ ۱/
- السر المکتوم ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ۵/
- رویائے صالحہ ۔ " " ۔ ۴/
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ۷/
- وفات مسیح ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۔ ۲/
- پنجابی کافی ۔ مستورات کے لہجہ پر ۔ ۰/
- نظم برائے مستورات ۔ ۰/
- لکچر لاہور ۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۲/
- عدم نجات مذہب پولوسی ۔ ۰/
- مباحثہ ۔ مابین شیخ الٰہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ بی ۔ جی مشن کیمبرج دہلوی ۔ ۲/
- تشخیص الامراض ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ ایم ۔ بی ۔ عا/۸
- مفید النساء و الصبیان ۔ " " ۔ ۳/
- رسالہ اعضائے مخصوصہ ۔ " " ۔ ۸/
- نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ۔ ۸/
- انوار اللہ ۔ ۸/
- چٹھی مسیح ۔ ۱/

ضروری اطلاع

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور دیگر اخراجات کارخانہ کو چلانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس واسطے جن احباب کے نام قیمت اخبار بدر باقی ہے ان کے نام بعد ان پہلی اطلاع دیکر وی ۔ پی ارسال ہو رہی ہیں پس التماس کہ وہ احباب وی ۔ پی وصول کر کے کارخانہ کی اعانت فرماویں ایسا نہ ہو کہ وی ۔ پی واپس آکر کارخانہ کو اور نقصان پہنچے ۔ والسلام

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۶ - اپریل ۱۹۰۷ء	۹۳۸	فقیر شاہ صاحب	عا/۱۲
۹ " "	۷۶۲	محمد شفیع صاحب	صہ
۹ " "	۱۰۱۳	رحیم بخش صاحب	عا/۱۲
۱۰ " "	۱۰۳۱	غلام محمد صاحب	عا/۱۲
۱۰ " "	۱۱۰۷	مولا بخش صاحب	عہ
۱۱ " "	۲۱۱	ماسٹر عبد الرحیم صاحب	عا
۱۱ " "	۸۳۱	سید سرور شاہ صاحب	عہ
۱۱ " "	۹۶۵	محمد سعید الدین صاحب	صہ
۱۱ " "	۱۱۱	شہامد علی خان صاحب	عا/۱
۱۱ " "	۲۸۳	جمال الدین صاحب	عا/کلہ
۱۱ " "	۹۳۵	غریب خان صاحب	عا/۱۲
۱۲ " "	۶۰۱	غلام نبی صاحب	عہ/۴
۱۲ " "	۱۲۵	اللہ دتا صاحب	عا/۱۲
۱۲ " "	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	سے
۱۲ " "	۱۱۰۰	عطا الٰہی صاحب	عا/۱۲
۱۳ " "	۱۱۰۳	عبد اللہ جان صاحب	عا/۱۲
۱۴ " "	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	۴/
۱۶ " "	۱۰۴۴	عبد الکریم صاحب	عا/۱۲
۱۶ " "	۱۱۰۵	محبوب عیسیٰ صاحب	عہ/۴
۱۶ " "	—	نامعلوم الاسم	۱۴/
۱۶ " "	۸۵۲	دین محمد صاحب	۲/
۱۸ " "	۵۶	شیخ نیاز احمد صاحب	سے
۱۸ " "	۱۱۴۴	منشی محمد اروڑا صاحب	عا/۸
۱۸ " "	۱۱۴۵ و ۹۲۴	حافظ غلام رسول صاحب و محمد یوسف صاحب	عہ/۸
۱۸ " "	"	حافظ غلام رسول صاحب بابت ۲ اخبار	للعہ
۱۸ " "	۲۲۸	حکیم فضل الدین صاحب	سے
۱۸ " "	۹۴۰	ہاشم علی صاحب	۱۲/
۱۹ " "	۱۱۴۶	مرزا عزیز احمد صاحب	سے
۱۹ " "	۱۰۳۷	بہاول الدین صاحب	۸/
۱۹ " "	۹۲۵	سردار خان صاحب	عا
۱۹ " "	۹۴۴	نور الدین صاحب	۸/

احباب

احباب منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم مرسلہ ضرور درج کیا کریں تاکہ حساب و کتاب میں فرق نہ پڑے اور روپیہ بھیجنے والوں کے نام کے آگے وہ رقم درج نہ ہونے سے دوبارہ تقاضا نہ ہو جائے والسلام

کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی

جناب من! آپ کا مضمون "پیری مریدی" مندرجہ عصر جدید بابت نومبر و دسمبر ۱۹۰۶ء اس عاجز کی نظر سے گذرا ۔ مجھے مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نیک نیتی سے محض مخلوق خدا کی فائدہ کیلئے یہ مضمون لکھا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک حد تک جناب کا خیال بہت درست ہے مگر جیسا اس زمانہ کا دستور ہے کہ بغیر کامل تحقیقات کے رائے قائم کر لینا منظور طبع ہوتا ہے لوگ ذرا پس و پیش نہیں کرتے ذرا ذرا سی تحریکوں پر رائے قائم کر لیتے ہیں اور بسا اوقات افراط تفریط میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح آپ سے بھی لغزش ہوئی ہے میں جناب کے اس حصہ مضمون پر اس عریضہ میں کچھ لکھتا ہوں جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق ہے ۔ آپ نے لکھا ہے ۔

"ان واقعات کے ذکر سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کسی خاص بزرگ پر کوئی اعتراض کروں بلکہ میرا مقصد عام طور پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ کل پیر و مرشد یہانتک کہ مرزا قادیانی بھی باوجود دعوے پیغمبری اپنے مریدوں اور معتقدوں کو کوئی خاص راستہ نہیں بتاتے اور نہ کسی خاص بات کے کرنے اور کوئی بری بات چھوڑ دینے کا ان سے اقرار لیتے ہیں اور نہ کسی مرید سے اس کے بیجا افعال کی بازپرس کرتے ہیں اور نہ پھر اس کو اپنے زمرہ سے خارج کرتے ہیں اگر پیر و مرشد چاہیں تو اپنے اثر سے عام مسلمانوں کو بڑی حد تک راہ راست پر لا سکتے ہیں اور بری عادات ان سے چھڑا سکتے ہیں ۔" ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریدوں کے گروہ میں بھی بدچلنی ۔ بداخلاقی اور گنہگاری موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی پیر و مرشد خود کوئی عمدہ مثال پیش نہیں کرتے اور بڑے بڑے مقدس بزرگ اپنے مریدوں کو کوئی خاص راستہ حسب اقتضائے شریعت نہیں بتاتے کہ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرخرو و کامیاب ہو سکیں ۔

مضمون بالا پر جہاں تک میں غور کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں کیوں ایسے ارباب قلم پیدا ہو گئے ہیں کہ بے سمجھے بوجھے اناپ شناپ جو جی چاہا لکھ مارا عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کسی مجلس میں ایسی لغویات نہ کہے کہ وہ راستی سے دور ہو اور عرف عام میں اس کی عدم صداقت یا تعصب پر محمول ہو یا خود بینی پر چہ جائیکہ آپ سا ذی شعور انسان میرٹھ میں رہ کر جہاں آپ کے شناسا احمدی موجود ہیں مرزا صاحب ظلہ کی تحریریں کثرت سے پہنچتی ہوں اخبارات ہفتہ وار آتے ہیں ہزاروں اشتہار گلی کوچوں میں تقسیم ہوئے ہیں ۔ لائبریری میں الحکم آتا ہو خود جناب کی خدمت میں اس عاجز نے جناب من کا پرچہ پہنچایا ہو جس کے ہر صفحہ اول پر مرزا صاحب کا مذہب مرزا صاحب کی شرائط بیعت درج ہوں یا ایں ہمہ السلسلہ پر بیعت بھی خیال ملے اگر منشا آپ کی مرزا صاحب کا مرید نہایت بدچلن اور گنہگار آپ کی نگاہ سے گذرا اگر ... بد اعمالیوں نے آپکو ایسا ستایا ہے کہ آپ یہ ...

آپ کی خدمت میں اس عاجز کو بھی شرف نیاز حاصل ہے اور کئی سال سے ہے۔ پھر آپ کی دیوار کے پیچ حامد حسین خاں کلرک آبکاری ضلع میرٹھ رہتے ہیں جن سے اٹھتے بیٹھتے آپ کا تعارف ہوتا ہے۔ آپ کے عزیز مرد اور عورت ان سے اور ان کے اہل وعیال سے ملتے رہتے ہیں۔ یہ نوعمر نوجوان ۲۵ سال سے زیادہ عمر نہیں رکھتے۔ گذشتہ قیام دہلی میں حضرت میرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے پچھلے اعمال اور موجودہ حال دونوں سے آپ باخبر ہیں ایک زمانہ ان کے انقلاب حال کا معترف اور ان کے تقوے سے متاثر ہوا ہے۔ لیکن افسوس آپ کا دل ان نظاروں سے بھی نہ پسیجا۔ کیا آپ مہربانی فرما کر کسی میرٹھ والے احمدی کو بتا سکتے ہیں کہ وہ رنڈیوں کی صحبت میں رہتا ہو یا شراب خور ہو یا زانی ہو یا جھوٹی گواہیاں دیتا ہو یا کم از کم صوم وصلوٰۃ کا پابند نہ ہوتا ہو یا کسی پیچ سے اس کی یا اس کے گھر والوں کی بدچلنی خلقت پر ظاہر ہوئی ہو۔ اور عدالت تک پہنچی ہو۔ میں اور جماعۃ احمدیہ میرٹھ آپ کی مشکور ہوگی اور ضرور اس شرمناک مثال کا حال حضرت میرزا صاحب کے حضور میں پیش کیا جاویگا۔ مجھے تعجب ہے کہ ایڈیٹر شحنہ جیسا دشمن سلسلہ احمدیہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتوں میں احمدی بمقابلہ غیر احمدیوں کے زیادہ پابند شریعت ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو کس طرح یہ بات محسوس ہوئی؟ حضرت مرزا صاحب نے ہزاروں بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تقویٰ سے دور ہے وہ مجھ سے نہیں اور میرا نہیں وہ ایک خشک شاخ ہے جو کاٹ دی جائیگی۔ اگرچہ بعض کی رائے میں آپ کی یہ تحریر عدم واقفیت پر نہیں بلکہ ہٹ دھرمی اور تجاہل عارفانہ پر دلالت کرتی ہے مگر میں پھر بھی نیک ظن ہوں اور اطلاعاً آپ کو صرف پہلے اشتہار کے چند فقرے نقل کرتا ہوں جو دوسری مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کے لئے شائع ہوا ہے۔ "یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا۔ اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیسکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دلوں میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت رحیم اور کریم اور وفادار خدا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا سو اگر تم پوشیدہ پیچ خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ پیرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوے کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں اور خدا اس کے دامن کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے۔" اگر آپ کے پہلو میں پُر درد اور انصاف پسند دل ہے تو آپ چیخ اٹھیں گے کہ آپ نے اس بزرگ واجب الاحترام کی شان میں بڑا ظلم کیا۔ کجا آپ کے خیالات اور کجا حضرت اقدس کی تعلیم۔ عملی نمونہ جو حضرت اقدس نے پیش کیا ہے اس کی بابت مخالف موافق عام طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ نہایت بے نظیر ہے بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی مانتا ہے کہ مرزا صاحب تقویٰ کی تصویر پر حقی ہیں اور شرع محمدی نے گویا آپ کے وجود میں صورت پکڑی ہے مگر افسوس کہ آپ بے خبر رہے اور اب تک آپ نے اس شعر سے سبق نہ حاصل کیا۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان کند

بالا معہ اشتہار دوم مارچ آپ کی خدمت میں دفتر بدر سے پہنچیگا امید ہے کہ صفحہ اول نظر سے گذرے گا اور آپ شریفانہ ندامت کو کام میں لاکر اس حرکت ناشائستہ سے باز رہیں گے اور اس مرد کامل کی صحبت میں اور تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو دلوں کے پاک کرنے کے لئے **مامور** ہوا ہے اور اس خطرناک زمانہ کا امام ہے اور مسیح موعود ہے۔ مجھے غور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر بد آپ پر خواجہ غلام الثقلین کی صحبت سے پڑا ہے۔ خواجہ صاحب کو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس قدر عداوت اور بغض ہے کہ سارا علم ساری عقل ان کی اس جگہ بیکار ہو جاتی ہے اور ان کی قلم سے ایسے نازیبا الفاظ اور ایسی بیہودہ باتیں نکلتی ہیں کہ معمولی قرآن خوان بھی جن سے احتراز کرتا ہے۔ مثلاً یہ ناعاقبت اندیش کج طبیعت آپ کے اسی مضمون کے نیچے نوٹ لکھتا ہے "پنجاب کے ایک قصبہ میں جو ایک صاحب نبوت ورسالت اور ابن اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ انہوں نے تو یہ غضب کیا ہے کہ حمامۃ البشریٰ میں لکھدیا ہے کہ یحمدنی ربی من فوق العرش "خدا عرش کے اوپر سے میری حمد کرتا ہے حالانکہ حمد صرف خدا کی ذات کے لئے ہے۔ . . . اب آپ ہی کہیئے کہ یہ نادان عرفان کے کوچہ سے ایسا ہی ناآشنا ہے جیسا کوئی اندھا مادرزاد سورج کی روشنی سے نابلد۔ پھر اس پر کلام اللہ کے سمجھنے سے قاصر کیوں کہ پاک باطنی سے بے نصیب اور بغیر پاک باطنی کے فہم کلام اللہ ناممکن ہے جیسا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون باوجود ان باتوں کے پاکبازوں پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس روش سے بجز نقصان اٹھانے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ عربی پڑھی ہے۔ مسلمان کا فرزند ہے مسلمانوں میں پلا اور بڑھا اور آج تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی صفات انسانوں میں بھی عطیہ الٰہی سے ہوتی ہیں اور ان کی خاص صورت ہوتی ہے مثلاً خالق تو اللہ ہی ہے مگر خالق کی صفت ناقص طور پر انسانوں میں بھی منجانب اللہ ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے لئے۔ احسن الخالقین۔ اب ظاہر ہے کہ خالقیت کی صفت اوروں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک محدود حالت میں عطا فرمائی ہے جامع خالق ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر خدا داد طاقتوں سے انسان طرح طرح کی صورتیں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کو اس کے افعال حسنہ کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل ایک رتبہ بخشتا ہے جس رتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے۔ چنانچہ لفظ "**محمد**" گواہ ہے پھر سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ اس راہ اور اس مقام کی تفصیل فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل ... فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔ اب اس کوتاہ بین سے کوئی پوچھے کہ تلاوت قرآن شریف کبھی نصیب ہوتی ہے۔ کبھی قانون شہادت اتنی فرصت دیتا ہے کہ الٰہی رموز پر غور کیا ہو اور آسمانی شہادتیں سمجھ میں آئی ہوں۔ سچ یہ ہے۔

آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
ہست در شان امام پاکبازاں نکتہ چین

لفظ محمود کا مادہ اس سے دریافت کرنا چاہیئے اور پھر اس نوٹ کو اس کے سامنے رکھکر پوچھنا چاہیئے کہ وہ کون چیز ہے جو آپ کے دل میں سے ساری خوبیوں کو نکال کر جانشین ہوئی ہے۔ تو غالباً تسلیم کرلیگا کہ "کبر" نعوذ باللہ۔ کس قدر تحریف کا مادہ ہے کہ مرزا صاحب پر اس الہام زیر بحث کے معنے میں کھلتا ہے کہ میں نے خدا پر احسان کیا۔ الامان۔ افسوس ہے کہ آپ پر اس صحبت نے کچھ اثر ڈالدیا اور الحمدللہ کہ میرٹھ خواجہ صاحب کی علیحدگی سے پاک ہو گیا۔ میرٹھ۔ مالیر کوٹلہ اب لکھنؤ کی باری ہے۔ خدا جانے۔ تقدیر بدگمان کہاں کہاں لیے پھرے۔ کہلوا کر رسوا کرے گی۔ کیونکہ مبین کی سزا یہ ہوتی ہے۔ اور بہتیرے میں تو دکھا دیں گے کہ یا اس نے مراجعت کی اور توبہ کی یا ناکام و نامراد ہو کر دنیا کو چھوڑنا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس عریضہ پر غور فرما کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے

میں ہوں آپ کا خیر طلب

ذوالفقار علیخان۔ انسپکٹر آبکاری میرٹھ

تصدیق بالرؤیا

از شہر پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

بخدمت اقدس حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں نے اپنی تمام عمر میں شاید ہی حقیقی دینداری کی طرف توجہ کی ہوگی۔ اور شاید ہی کبھی تھوڑے سے ارکان ظاہری کی پابندی کی ہوگی۔ بلکہ میری گذشتہ عمر سراسر لہو و لعب میں گذر چکی ہے مگر میں خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر کرتا ہوں۔ جس نے محض اپنے اکرام و افضال سے بلا کسی میرے عمل نیک کے مجھے اس سلسلہ میں شریک ہونے کی توفیق دی ورنہ کجا مجھ جیسا نابکار غلط کار اور کجا یہ نعمت الٰہی۔ میں نے بہت تھوڑے دنوں سے حضور کے سلسلہ کی گفتگو سنی اور ساتھ ہی یہ خیال اور آرزو پیدا ہوئی کہ اے خدا اگر حضرت میرزا صاحب مامور ہیں تو مجھے وہ آنکھ دے جس کے ذریعہ میں انہیں پہچان لوں۔ سو الحمد للہ کہ عرصہ آٹھ دن کا ہوتا ہے کہ جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ پشاور کے ایک بازار قصہ خوانی میں ہوں اور ایک مسجد کے نزدیک کھڑا ہوں۔ دفعتہً زمین نے بڑے زور شور سے ہلنا شروع کر دیا اور یہ ہلنا ایسا نہ تھا جیسا کہ زلزلوں میں ہوا کرتا ہے بلکہ نہ زور زور سے جھونکے پر جھونکے آ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین بالکل نابود ہونے والی ہے۔ عمارات گر رہی ہیں اور لوگ متوالوں اور دیوانوں کی طرح ہکو بکو ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ دہشت اور خوف کے شدت سے لوگ بچنے کی آس کو توڑ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد مذکور کے اوپر ایک اونچی عمارت بنی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک اونچا گنبد ہے جو بالکل اپنی جگہ پر بدستور کھڑا ہے۔ نہ اس کو کوئی حرکت ہے اور نہ ان چند آدمیوں کو جو اس کے تلے بیٹھے ہوئے ہیں کچھ اضطراب۔ میں بخیال خود یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ممکن ہو اور گنبد والوں میں میرا کوئی آشنا نکل آئے تو میں بھی اس کے اندر چلا جاؤں۔ مگر مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میر مدثر شاہ صاحب اپیل نویس جو میرا ہم محلہ ہے۔ اس کے اندر ہے۔ اس کو دیکھ کر میں نے پکارا کہ میں بھی گنبد کے اوپر آ جاؤں۔ تو انہیں کچھ سوچ کر جواب دیا کہ ہاں اگر تم چندہ دیا کرتے ہو۔ تو آ جاؤ۔ میں حیران اور مایوس ہو کر دل میں کہنے لگا کہ میں نے تو آج تک کوئی چندہ نہیں دیا۔ اس بات کے بعد بہت جلدی میں جاگ پڑا اور زیادہ فکر مند ہو گیا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکالا۔ کہ خداوند کریم آپ کے سچے پیروں کو دنیوی عذابوں سے بھی بچائے گا۔ اس کے بعد میں میر صاحب مذکور کو ملا اور اپنا خواب سنایا۔ الغرض کہ آئندہ آپ مجھ سے ضرور ماہواری چندہ لیا کریں اور ایک سہ چندہ ایک ماہ اسی وقت دے دیا۔ مختصر یہ کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ اس زمانہ کے امام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں سو بیعت کا یہ خط لکھتا ہوں اور خاص دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تا کہ میری اصلاح دارین ہو اور تا کہ ہر قسم کے عذابوں اور تکلیفوں سے بچا رہوں میں حضور کو بڑی صدق اور منت سے عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے گذشتہ افعال اور چال چلن سے بہت پشیمان ہو رہا ہوں اور ناگفتہ بہ حالت میں ہوں۔ ہاں اگر خداوند تعالیٰ کا فضل اور آپ کی باثر دعا میرے رفیق حال ہو تو اس روگ سے رہائی پا سکتا ہوں نیز حضور از راہ شفقت کچھ نصیحتیں جن پر کہ میں کاربند ہوں تحریر فرما دیں۔ اور نیز ثبات قدم اور استقلال کے لئے بھی دعا فرما دیں۔ نیز یہ عریضہ اگر اخبار میں اور الحکم میں شائع ہو جاوے تو میری طرح گم گشتگان کے لئے ہدایت کا سبب ہوگا۔

آپ کا خادم

مستری خدا بخش۔ ساکن پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

انصار بدر سے ضروری التماس

سال رواں کے شروع سے بعض خاص احباب نے اعانت بدر سے جو دلچسپی حاصل کی ہے وہ قابل رشک ہے۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل پر امید ہے کہ اگر ہمارے احباب نے ایسی توجہ فرمائی تو بدر کافی اشاعت تک پہنچ جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن ایک بات آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنی ضروری ہے اور آپ صاحبان کو اس پر بہت کچھ توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ کارخانہ کا بڑا حرج ہو رہا ہے۔ وہو ہذا

بعض احباب بڑی کوشش اور ہمدردی سے خریدار اخبار بدر پیدا کرتے ہیں لیکن قیمت کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کرتے نہ ہی تو پیشگی لے کر ارسال کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے کسی خاص وقت پر قیمت ادا کرنے کا وعدہ لیتے ہیں۔ بعض میرے دوست تو یہاں تک ہی کرتے ہیں کہ ان سے اتنا بھی ذکر نہیں کرتے کہ اخبار کی کچھ قیمت بھی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کچھ عرصہ کے بعد مثلاً ایک دو ماہ کے بعد قیمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ ہم نہیں خریدتے بند کر دو اور بعض لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کب جاری کرنے کو لکھا تھا۔ اور کوئی بیچارہ یہ لکھ دیتا ہے کہ میں تو احمدی ہو گیا ہوں۔ مجھ سے کیوں قیمت مانگتے ہو اگر قیمت چاہیئے تو بند کر دو۔ ایسا اکثر وقوع میں آتا رہتا ہے پس ایسی صورت میں اکثر اوقات وہ لوگ روپیہ ارسال نہیں کرتے اور کارخانہ کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور قیمت کی ادائیگی کا کوئی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اگر ہم جاری کرنے والے احباب سے مانگیں تو خود ہمارے دلوں میں بھی اکراہ سا معلوم ہوتا ہے اور ان دوستوں کی رنجیدہ خاطر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگرچہ اکثر احباب اعانت بدر کے لحاظ سے قیمت بھیج دیتے ہیں لیکن اگر کسی سے بھی وصول نہ کریں تو پھر کارخانہ تھوڑی تھوڑی سی رقم کر کے بہت سا نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہم ان جاری کرانے والے احباب کو تحریر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ جہاں دوست خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں قیمت کے وصول فرمانے کی بھی تکلیف فرما کر مزید مشکور فرما دیں یا کم از کم قیمت کے وصول کرنے کا کوئی احسن بندوبست کر دیا کریں۔ تا کارخانہ کو نقصان نہ پہونچے۔ اس بارے میں جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب ممبر ۳۱۳۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ میاں فضل دین صاحب مہر ظفروال نے بدر کی اعانت سے بڑا حصہ لیا ہے۔ یہ صاحبان نے جس قدر خریدار عطا فرمائے ان سے قیمت بھی وصول فرما کر مشکور فرمایا اور ایسا ہی اور بھی اکثر احباب نے ایسا ہی کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قیمت پیشگی وصول ہونے سے بہت فائدہ ہے۔ اخبار وقت پر نکلتا ہے۔ قلت روپیہ سے اخراجات کارخانہ کی جو تشویش صاحب پروپرائیٹر اور مینجر اور ایڈیٹر اور کارکنان کارخانہ بدر کو ہوتی ہے۔ اس سے نجات ملتی ہے۔ پس احباب سے التماس ہے کہ جہاں وہ بدر کے لئے خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں ان خریداروں سے قیمت وصول کرنے کی تدابیر کو بھی عمل میں لا کر مزید مشکور فرمایا کریں۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر۔ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۴ اپریل ۱۹۰۶ء	۲۸۱	منشی عبدالرحمان صاحب	۲ار
۴ ״ ״	۹۶۳	مولوی غلام رسول صاحب	۲ار
۵ ״ ״	۸۱۹	منشی داؤد خان صاحب	۳ر
۵ ״ ״	۹۶	محمد ابراہیم صاحب	سعہ
۵ ״ ״	۹۶۳	غلام دستگیر صاحب	عا
۶ ״ ״	۱۱۰۶	غلام محمد و عبداللہ صاحب	عا ۲ار
۷ ״ ״	۱۷۹	فیض احمد صاحب	عا ۲ار
۷ ״ ״	۴۵۲	محمد عجب خان صاحب معہ قیمت ۹۲۶	معہ ۲ار
۹ ״ ״	۱۰۷۹	محمد اشرف	عا ۲ار
۹ ״ ״	۱۰۹۱	پیرانداں صاحب	عا ۲ار
۹ ״ ״	۹۸۳	سلیمان خان صاحب	عا ۲ار
۹ ״ ״	۱۰۹۵	اسد علی صاحب	عا ۲ار
۹ ״ ״	۹۸۲	غلام احمد صاحب	عا ۲ار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے بذریعہ کارڈ حضرت اقدسؑ سے بیعت کرلی ہے مگر دیر سے آپ کی ملاقات کو دل تنگ ہوا ہے۔ مگر کیا کروں رخصت نہیں ملتی کیونکہ ڈاک خانہ کے محکمہ میں بڑی مشکل ہے۔ اس لئے جب کسی کو ضرورت پڑتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سرٹیفکیٹ دیکر اپنا کام کر لیتے ہیں خواہ ڈاکٹر ان سے کچھ لیوے یا نہ لیوے مگر بصورت ڈاکٹر بھی اس زمانہ کے ایسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ کپڑے بھی اتار کر ہمیں دیدے۔ الغرض حضرت اقدسؑ کو دل ہر وقت ملنے کو چاہتا ہے اور رخصت ملنی محال ہے بلکہ مشکل ہے فیصلہ کرو کہ اس طرح سرٹیفکیٹ دے کر رخصت لینا جائز ہے یا نہیں۔ جواب سے مطلع فرمادیں۔ راقم ......

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ پ ۲۔ یعنی نہ کھاؤ اپنے مالوں کو باہم جھوٹے طور پر (ناحق) اور نہ ڈالو وہ مال حکام کی طرف یعنی یہ ڈالنا ایسا ہے جیسے کسی کو اعلیٰ درجہ سے نیچے گرایا جاوے۔ اسی طرح یہ مال ہی جو تمہارے قیام کا باعث ہیں۔ گڑھے میں مت پھینکو۔ دلو کے معنے ہیں ڈول جو کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے۔ تاکہ کھا جاؤ تم ایک حصہ مرغوب چیز کا بطور رشوت والے کے یا بذریعہ رشوت ڈگری حاصل کرنے کے یا کسی اور طرح سے جو باطل ہے اور تم جانتے ہو خصوصاً رشوت تو ایک ایسی فطرتی بدی ہے۔ کہ لینے والا دینے والا۔ دلانے والا ہر ایک اس کے بدی اور باطل ہونے کا قائل ہے۔ دوسرا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا۔ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا۔ پ ۵

خبردار ہو کر سنو اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال باہم باطل طور پر ہاں اگر تجارت ہو باہمی رضامندی و یقین سے۔ اور اس طرح ایک دوسرے کا مال ضائع کرنے سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ یعنے ایسے باطل کے طور پر مال کمانے کا نتیجہ تمہاری اپنی ہلاکت ہی ہوگی بے شک اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ رحیم ہے۔ یعنے باطل سے روکتا ہے۔ تاکہ تم اس سے رک کر ہلاکت سے بچو اور جائز مال کمانے کی کوشش کرو کہ وہ سچی محنت کو ضائع نہ کرے گا۔ اور جو شخص باوجود منع کے بھی یہ کام کرتا رہے گا جس سے اللہ تعالےٰ کے حدود کو توڑتا ہے اور باوجود اس کے خلق اللہ پر ایسے کاموں سے ظلم بھی ہے۔ تو اس کو ہم ضرور نار میں داخل کریں گے۔ ان آیات سے رشوت کی سخت ممانعت پائی جاتی ہے۔ جو اقسام باطل میں سے ایک بدترین قسم ہے۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش رواہ احمد وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے دینے دلانے والے تینوں پر لعنت کی ہو اس کے علاوہ ممانعت رشوت دینے دلانے لینے میں اور بھی بہت احادیث ہیں جن کو بلحاظ اختصار ذکر نہیں کیا گیا۔

پس بہترین تدابیر تقوےٰ اور دعا ہے۔ تقوےٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا۔ پ ۲۸۔ اللہ تعالیٰ متقی کو ہر ایک مصیبت اور تکلیف سے نکال دیتا ہے اور دعا کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا لکھوں۔ خود اللہ تعالےٰ جو اصدق الصادقین اور لایخلف المیعاد ہے۔ وعدہ فرماتا ہے أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي پ ۲۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کیا کرتا ہوں مگر اس قبولیت دعا کے لئے شرط ہے کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو ایسا بنادے کہ لائق قبولیت اس کی دعا ہو۔ دوسرا دعا کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین ہو بلکہ اللہ تعالےٰ صرف قبولیت دعا کا وعدہ ہی نہیں فرماتا۔ بلکہ دعا نہ کرنے والے پر ناراض بھی ہوتا ہے۔ جیسے قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ پ ۱۹ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو۔ دعا کرنے والوں کو یہ بھی یقین کامل چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ کر سکتا ہے کوئی کام اس کے ہاں غیر ممکن اور مشکل نہیں اگرچہ ظاہری اسباب اس کے کیسے ہی خلاف ہوں۔ فَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ پ ۱۱۔ اللہ تعالیٰ سے اور کون اپنے وعدہ کا عہدہ وفا کرنیوالا ہے۔ اور مشکلات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ پ ۱۳۔ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ پ ۱۲۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ پ ۱۳۔ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ پ ۱۷۔ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ پ ۱۲۔ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔ پ ۲۔ یعنی اللہ تعالےٰ جس لکھی ہوئی چیز کو چاہے محو کردے اور ان لکھی کو لکھدے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے یہاں تک کہ وہ اپنے حکم پر بھی غالب ہے اور اس کے کسی فیصلہ اور حکم کا اپیل نہیں ہوتا۔ جو کچھ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اس واسطے جو چاہے کر سکتا ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں بعض وقت اس کی حکمت کا یہی مقتضی ہوتا ہے کہ آدمی کی دعا ایسے رنگ میں منظور نہیں کرتا جس طرح وہ دعا کرتا ہے کیونکہ وہ علیم خبیر عالم الغیب والشہادہ عواقب امور کو جانتا ہے اور اپنے بندوں پر رحم کرکے بدیوں اور نقصانوں سے جو اس دعا کے منظور ہونے کی حالت میں دعا کنندہ کو پہونچ سکتے تھے۔ اس سے بچالیتا اور اس کے عوض اس کو کسی اور رنگ میں منظور کر لیتا ہے۔ جیسے ماں مہربان اگر بچہ اس سے آگ کا انگارہ مانگے تو وہ نہیں دیتی اور اس کے عوض عمدہ مٹھائیاں اور کھلونے یا جو کچھ مناسب ہو پیش کردیتی یا دیتی ہے۔ پس اگر کسی کی دعا کا اثر محسوس نہ ہو تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور نیز دعا میں جلدبازی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ دعا میں جلدبازی بھی موجب محرومی ہے بعض وقت نادان انسان دعا کو اخیر تک پہونچا کر رہ جاتا ہے جیسے ایک کنواں کھودنے والا سارا کنواں کھودے مگر جب پانی ایک ہاتھ پر رہ جاوے تو وہ تنگ آکر چھوڑ دے کہ اب تک تو پانی نہیں نکلا۔ اب کہاں سے نکلے گا۔ تو وہ اس کی محرومی کی علامت ہے۔ غرض دعا اپنے تمام شرائط و لوازم کے ساتھ کی جاوے تو اس کے برابر اور کوئی آلہ تیز اور کارگر نہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ بشرط زندگی و صحت و توفیق الٰہی ایک مستقل و مفصل رسالہ متعلق دعا و آداب و شرائط دعا وغیرہ کے لکھوں۔ واللہ ولی التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وھادینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہما اجمعین۔ فضلدین حکیم

دوسرا خط

حضرت شیخنا المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی ذیل کے سوال کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرماویں "غیر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور مخیر اور نیک دل ہیں کیا ان کی نجات ہوگی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اوّل جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتا (جو ہمہ خوبی ہمہ رحم ہمہ خوبی ہیں اور اصلاح کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں) اس کو نیک دل کہنا جائز ہی کب ہے۔ کیا وہ کافر نعمت نہیں ہے۔ جن خوبیوں کو وہ خوبیاں سمجھ کر پسند اور عمل کرتا ہے کیا وہ خوبیاں اس کی اپنی عقل کی ایجاد ہیں۔ یا انہیں بزرگان دین اور رحمۃ للعالمین کی برکت ہے بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا۔ پ ۶۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا۔ اس طرح کہ چاہتے ہیں کہ فرق کریں درمیان اللہ کے اور اس کے رسول کے یعنے وہ چاہتے ہیں کہ خدا کو مانیں اور اس کے رسولوں کو نہ مانیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اصل میں وہ خدا تعالےٰ کے بھی منکر ہیں اور رسولوں کے بھی منکر ہیں۔ جیسے گورنمنٹ

کے گورنر کا منکر خود گورنمنٹ کا بھی منکر اور باغی سمجھا جاتا ہے اور بتلاتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض کے ساتھ یعنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ اور بعض انبیاء کے ساتھ اور ہم انکار کرتے ہیں کل انبیاء یا بعض انبیاء کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں کوئی راستہ نکال لیں۔ یہ لوگ سچ مچ کے کافر ہیں اور ایسے بے ایمانوں کے لئے ہم نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جیسے کہ ان لوگوں نے ہمارے رسولوں کی عزت نہیں کی بلکہ اہانت کی۔

دوسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ پ۴ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے فرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ کی حدبندیوں کو توڑے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ پڑا رہے۔ اس کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عزت نہیں کی۔ جبکہ بے فرمان کے لئے عذاب ہے تو جو سرے سے رسول کو مانتا ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سننا ہی نہیں چاہتا۔ اس کا کیا حال ہوگا اور نیز ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کا بھی اعلیٰ درجہ کا بے فرمان ہے۔ اس کی بے فرمانی صرف بے فرمانی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ایسا باغی ہے۔ کہ فرمان سننا ہی نہیں چاہتا۔ کیا کوئی کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کے قوانین سے ایسا سخت انکار کر سکتا ہے اور کیا ایسے انکار کے بعد وہ باغی قرار نہیں پاتا۔ اور پھر بھی مخیر اور نیک دل کہلاتا ہے۔

تیسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ پ۲۶ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے ان کو جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں اور جو روگردانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دکھ کی مار دیگا۔

چوتھا فیصلہ۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ پ۲۴

کیا یہ منکر لوگ ان ملکوں میں سیر نہیں کرتے۔ جہاں انبیاء اور ان کے منکرین گذر چکے ہیں پھر غور کریں کہ کیسا بد انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے منکرین گذر چکے ہیں وہ بڑے قوی اور بڑے آثار والے تھے۔ اپنے ملک میں سو ان کو اللہ تعالےٰ نے ان کے گناہوں کے سبب گرفتار کر لیا اور ان کا بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ گرفتاری اس لئے ہوئی کہ ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشان لائے تھے۔ سو انہوں نے رسولوں کا انکار کیا۔ اس سبب سے اللہ تعالےٰ نے گرفتار کر لیا۔ بیشک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ غرض قرآن مجید ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہاں تک لکھا جاوے جیسے ہر ایک انسان اپنی تمام دنیوی ضرورتوں میں آسمان کا محتاج ہے۔ پانی۔ ہوا۔ روشنی وغیرہ۔ اسی طرح روحانی امور میں بھی آسمان کا ہی محتاج ہے۔ کوئی شخص صرف اپنی عقل سے بلا امداد آسمان کوئی دینی کام نہیں کر سکتا ذرا غور تو کرو۔ جن لوگوں نے صرف عقل کے ذریعہ نجات کو حاصل کرنا چاہا ہے۔ انہوں نے کیسی کیسی غلطی کھائی۔ مثلاً ساکت مت والا دام مارگے۔ اپنی ماں بہن لڑکی وغیرہ محرمات ابدی سے جماع کرنا ثواب سمجھتا ہے۔ یہ ہے صرف عقل کی ایجاد آریہ نے اپنی عقل سے نکالا تو اعمال میں نیوگ جیسا گندہ اور غیرت سوز مسئلہ نکالا۔ اور عقائد میں سناتن دہرم کو اس لئے ترک کیا کہ اس میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا ہے۔ اور شرک کی تعلیم ہے۔ مدعی توحید بنے مگر لا معدود لا محدود اجزا و جیو کو خدا تعالےٰ کا شریک بنایا یہ ہیں عقل کی تجاویز اس کے نظائر دیگر مذہب باطلہ میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں عیسائیوں کا کھانا۔ پیتا۔ مرتا۔ ... لوگوں سے ڈر کر بھاگنا باوجود اس کے جب وہ انبیاء کا منکر ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ آخرت کا بھی منکر ہو جو یوم الدین ہے۔ اس کی کوئی بات ہی قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ پس ایسا شخص مخیر اور نیکدل کہلانے کے کب لائق ہو سکتا ہے۔ باوجود اس کے وہ مشرک بھی ہے یعنی دنیا میں معاشرت اور خدا تعالیٰ کے بندے کی بلا کسی قاعدہ کے تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جب وہ قانون الٰہی کو انبیاء سے نہیں لیتا تو خود ساختہ قانون پر وہ ضرور چلے گا۔ تو گویا شریعت بنانے میں خدا تعالےٰ کا بھی شریک بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مشرک کے لئے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ پ۵۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشیگا اور سوائے اس کے جس کو چاہے بخش دیگا۔ اب سوائے شرک کے کبیرہ سے کبیرہ زنا۔ شراب۔ چوری وغیرہ سخت گناہوں کا بخشا جانا ممکن اور شرک کا بخشا جانا بلا توبہ جب ناممکن ہوا تو وہ ان شریروں سے بھی بدتر ہوا۔ پس اس کو مخیر اور نیک دل کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا جواب اتنا ہی کافی ہے ورنہ صرف قرآن مجید ہی اس قدر ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے کہ جس کا بیان اس مختصر خط میں سما نہیں سکتا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

فضل دین حکیم از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آنحضرت ؐ کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کر کے اس کی سچی اتباع کی تھی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے مطابق وہ روحانی اور جسمانی عروج بھی رو بتنزل ہو گیا۔ یہاں تک موجودہ حالت تک نوبت پہنچی۔ کہ جس کا خاکہ اسلامی اخبار اور اسلامی لکچرار آج کل کس قدر کھینچ رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے پھر بھی کتاب اللہ سے اس قدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اس کی سچی معرفت بھی مفقود ہو گئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تھا۔ کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بھی اس سے بے اعتنا ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی بے اعتنائی آخری حد تک پہنچ جائیگی۔ اور اس کی اس حالت کو دیکھکر بیرونی حملے بھی اس زور سے کئے جائیں گے کہ بہت سے لوگ یقین کر لینگے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اسکی خبرگیری اور دستگیری کرونگا اور اپنے خاص فضل سے بنا کر دنیا میں بھیجونگا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی علتوں کی اصلاح کر کے پھر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قائم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پھونکدے۔ چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے مؤید ہو کر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے۔ جو کہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے۔ کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جو کہ عین قرآن ہے یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلالی صورت ہے جو کہ فیج اعوج کے نسخ و مسخ سے معرے اور مبرے ہے جیسی کہ وہ حضرت خاتم النبین کے وقت میں معرے اور مبرے تھی کسی طرح موافقین و مخالفین تک پہنچائے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالے اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قائم کی گئی کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں سچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جو آپ کے رنگ سے رنگین حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں یا یوں کہو کہ خدا کے تازہ فضل افضل سے بہرہ ور ہو کر اس کے لئے تیار ہو رہے ہیں کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہنچائیں لیکن باوجود اس کے اس وقت تک اس امر کا کافی انتظام نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے اصحاب پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکھی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس ضرورت عظمیٰ اور قائمہ کبیری کے پورا کرنے کی طرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرما کر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دے تو پوری

تو واحد یگانہ۔ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اُس سے جو اس میں بھلائی
جو ملنے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیوں کہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں بھنگی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی۔ جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہ ہو۔ اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اَب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے،

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی۔ تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرنجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہٖ نقل ہی کر دی۔ اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھ دیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرما دے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے۔ جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے بہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا۔ کہ:-

بعض لوگوں کی خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کر کے اتنی قیمت پر بھیجدیں۔ تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کی پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی کیا منشا رہی

با ایں ہمہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں یہ آپ کا اختیار ہے اور خدا تعالیٰ سب کا رزاق ہے یا مرتو خریدنے والے اور بیچنے والے دونو کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا۔ ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ نے ممیرہ کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرہ کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچو لوگوں کا میاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی رو سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری ایک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ ایسی ہوکر میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھ کر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدیں یا نہ خریدیں یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے بنانے والے کا نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور۔ کیونکہ اس کا ایجاز سوا اس خاکسار کے اور بندوں میں